بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وعلی عبدہ المسیح الموعود

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء وان یتقبل ربک ویغفر لہ

روزنامہ

الفضل

یوم دوشنبہ

قادیان

قیمت سالانہ ۱۸ روپے ماہوار ۱½ روپیہ

جلد ۳۵ | ۱۵ ماہ تبوک ھ ۱۳۲۶ ش | ۲۹ شوال ۱۳۶۶ ھ | ۱۵ ستمبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۱۴

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

۱۴ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق تازہ ترین اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ البتہ کسی قدر نقاہت باقی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

آؤ ہم پھر خدا تعالیٰ کے حضور چلائیں

اور اپنے آنسوؤں سے اپنی سجدہ گاہ کو تر کر دیں

"اول یہ کہ یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس میں تو ہمارے لئے کسی شک کی گنجائش ہی نہیں۔ دوم یہ کہ خدا تعالیٰ نے اپنی ذمہ واریوں کو پوری طرح ادا کرنے والا ہے۔ اس میں بھی ہمیں کوئی شک و شبہ نہیں ہو سکتا۔ پس اگر کوئی بات باقی رہ جاتی ہے۔ تو یہی کہ کوتاہی ہم سے ہوئی۔ اور ہماری غلطیوں سے کامیابی میں دیر ہو گئی۔ اور مخالفتوں میں ترقی ہو گئی۔

پس ہمارا فرض ہے۔ کہ اپنی ذمہ واری کو سمجھتے ہوئے اور اپنے فرائض کو یاد رکھتے ہوئے ان تمام تدابیر کو اختیار کریں۔ جو اللہ تعالیٰ نے اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی کے لئے مہیا فرمائی ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا تھا۔ ان میں سے بہت بڑی تدبیر دعا اور انابت الی اللہ کی ہے۔ دنیوی سامان اور دنیوی تدابیر جہاں جا کر رہ جاتی ہیں۔ جہاں پہنچ کر وہ بیکار ثابت ہوتی ہیں۔ جہاں وہ بعض وقت مضحکہ خیز بن جاتی ہیں۔ وہاں صرف دعا ہی ایک ایسا ہتھیار ہے۔ جو آسمان سے فرشتوں کی فوج لے آتا ہے۔ اور زمینی روکوں کو دور کر کے شرارت کو ملیا میٹ کر دیتا ہے.....

ان دنوں میں مل کر بھی اور انفرادی طور پر بھی ایسی دعائیں کی جائیں۔ جو عرش الٰہی کو ہلا دیں۔ تا خدا تعالیٰ اپنی فوجوں کو حکم دے۔ کہ ساز و سامان سے تیار ہو جاؤ۔ اور جاؤ کہ دنیا کے پردے پر میرے کچھ مظلوم بندے ہیں۔ انہیں کمزور سمجھ کر کچھ طاقتور حکام اور اکثریت کے نمائندے ان پر ظلم کر رہے ہیں۔ ان کے دل غم سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور آنکھیں اشکوں سے پر ہیں۔ وہ تھوڑے ہیں۔ اور بے کس دنیا کے پردہ پر کوئی ان کا والی نہیں۔ ہر قوم ان سے اس لئے دشمنی کر رہی ہے۔ کہ انہوں نے میری آواز کیوں سنی۔ اور میری پکار پر لبیک کیوں کہا۔ میں ان کی آواز سنوں گا۔ اور ان کی پکار کو بیکار نہیں جانے دوں گا۔ بے شک دنیا داروں کی نگاہ میں وہ بیکس ہیں مگر انہیں کیا معلوم کہ میں ان کا والی ہوں۔ اور میں ان کا حامی ہوں۔ تم جاؤ اور ان کے مخالفوں کو دنیا سے مٹا دو۔ خواہ دلوں میں تبدیلی پیدا کر کے اور ہدایت بخش کر یا ضد کی صورت میں ان کے گھروں پر میری لعنت برسا کر اور میرا عذاب نازل کر کے .....

اے ہمارے خدا۔ اے ہمارے آقا۔ اے بے کسوں کے والی۔ اے مظلوموں کے حامی۔ تیری یہ دنیا ظلم اور جور سے ناپاک ہو گئی ہے۔ اپنے فرشتوں کو بھیج کہ توبہ کے پانی یا عذاب کی آگ سے اس کو پاک کریں۔ کہ اب اس دنیا میں ایک ایک دن کی رواکشی ہمارے لئے عذاب ہے۔ تیرا وعدہ تھا کہ تو اسے ہمارے لئے جنت بنائے گا۔ اے سچے وعدوں والے تیری رحمت کا دامن پکڑ کر تجھے تیرے ہی جلال کی قسم دیتے ہوئے ہم تجھ سے التجا کرتے ہیں۔ کہ ہمارے زخمی دلوں پر ہمدردی کا مرہم لگا۔ اور اس دنیا کو جو ہمارے لئے خار دار جنگل بن گئی ہے۔ اپنی محبت کا گلزار بنا دے۔ اور ہمیں وہ تقوے بخش جس سے تیرا انعام ختم ہونے والا وصال ہمیں حاصل ہو۔ اور وہ ہمت بخش کہ جس سے تیرے روٹھے ہوئے بندوں کو ہم منا کر واپس لا سکیں۔ اے آقا تجھ میں سب طاقتیں ہیں۔ اور ہم میں کچھ بھی نہیں۔ پھر تیرا در نہ کھٹکھٹائیں تو کہاں جائیں۔ تجھ سے نہ مانگیں۔ تو کس سے مانگیں۔ رحم کر۔ رحم کر۔ رحم کر۔ کہ تو ارحم الراحمین ہے۔ ارحم تیرے دروازے کے ابدی بھکاری۔ آمین یا رب العالمین" (الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۳۶ء)

"پس آؤ۔ اس رحمت کے دروازہ میں جو خدا نے کھولا ہے۔ داخل ہو جاؤ۔ جو سوائے تمہارے کسی کو میسر نہیں۔ آج اجابت دعا کے دروازے صرف تمہارے لئے ہی کھولے گئے ہیں۔ اور کسی کے لئے نہیں۔ قبولیت کے فرشتے تمہارے لئے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں۔ مگر دوسروں کے لئے ان کی مٹھیاں بند ہیں۔ اس طاقت اور قوت کو حقیر مت سمجھو۔ جو خدا تعالیٰ نے تمہیں دی ہے۔ آسمان سے تمہاری کامیابی کے احکام جاری ہو چکے ہیں۔ اگر ہمت اور استقلال سے کام لو گے۔ خدا کے حضور عجز اور انکسار سے جھک جاؤ گے تو وہ تمہیں توفیق دیگا۔ کہ اپنے آسمانی باپ کا ورثہ حاصل کر سکو۔ لیکن اگر سستی اور غفلت کرو گے۔ تو اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ خالی منہ سے نکلی ہوئی دعائیں قبول نہیں ہوا کرتیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور وہی دعا قبول ہوتی ہے۔ جو دل کے خون سے لکھی جائے۔ زبان کی آواز قبول نہیں ہوتی۔ بلکہ دل کے خون کی تحریر قبول ہوتی ہے۔ اگر دعاؤں کے ساتھ دل کے خون کے چھینٹے دو گے۔ تو کامیابی کے رستے کھل جائیں گے۔ ورنہ جو برکتیں تمہارے لئے مقدر ہیں۔ وہ انتظار کرتی رہیں گی جب تک کہ تم ان کے قابل نہ ہو جاؤ۔ آگے تمہارے اختیار میں ہے۔ چاہے جلد حاصل کر لو۔ اور چاہے طوعی کرالو۔"

(الفضل اپریل ۱۹۳۶ء)

"میں نے ابھی بہت سی پرخار وادیوں میں سے گذرنا ہے۔ جن کے پاؤں نازک ہیں وہ ابھی سے چھوڑ دیں وہ عیش دنیا کا دم بھرتے ہیں"

(حضرت مسیح موعودؑ)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

جماعت کے لئے خوشی اور فخر کا مقام

خدا کی راہ میں تکلیف پانا عزت ہے

"حقیقی عزت وہی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے حضور حاصل ہو۔ دنیاوی عزتیں تو محض جھوٹ اور فریب ہیں۔ سچی عزت کو دیکھو وہ بظاہر کیسی ذلت کی حالت ہے۔ لیکن اس کے بارہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ من تواضع للہ رفعہ اللہ۔ سجدہ میں چونکہ زمین پر سر رکھ دیا جاتا ہے۔ اس لئے یہ بظاہر ذلت کی صورت ہے۔ لیکن حضور فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے نیچے کو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بلند کرتا ہے۔ اور جو شخص دنیاوی نقطۂ نگاہ سے بلند ہونا چاہتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو بلندی سے نیچے کی طرف لے جاتا ہے۔ فرعون نے ہامان سے کہا تھا۔ کہ مجھے ایک محل بنا دو۔ جس پر چڑھ کر میں ذرا موسیٰ کے خدا کو تو دیکھوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ عجیب سلوک کیا۔ کہ اس کو قعر دریا میں اپنا وجود دکھایا۔ یعنی جو کہ وہ اوپر کو جانا چاہتا تھا۔ خدا تعالیٰ نے کہا۔ کہ تو اوپر کو کیا جاتا ہے۔ میں تم کو نیچے ہی اپنا وجود دکھا دیتا ہوں۔ پس فرعون اوپر کو جانا چاہتا تھا۔ اسے خدا تعالیٰ نے نیچے کی طرف لے گیا۔ لیکن مومن خدا تعالیٰ کے لئے نیچے کی طرف جانا چاہتا ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ نے اونچا کرتا ہے۔ .....

ہماری جماعت کو گھبرانا نہیں چاہیئے۔ تکالیف کا آنا خوشی اور فخر کا مقام ہے۔ یہ زمانہ تلوار چلانے کا تو تھا نہیں۔ اس لئے ہمارے دشمنوں میں سے بعض بد حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر انبیاء کے صحابہ رضوان اللہ علیہم کو تو تکالیف اٹھانے اور قربانیاں کرنے کی توفیق ملی۔ تمہیں کو یہ نعمت نصیب نہ ہوئی۔ پس ہم تو قربانیاں دلا کر اور جسمانی نہ سہی دماغی مشکلات میں مبتلا کر کے اللہ تعالیٰ نے ہماری یہ ضرورت پوری کر دی۔ ہماری جماعت کو ہمیشہ سوچنا چاہیئے۔ کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کو کسی نگاہ سے دیکھا کرتے تھے۔ کیونکہ ہمیں انہی کے نقش قدم پر چلنے کا حکم ہے۔ ..... صحابہ رضوان اللہ علیہم کے نزدیک مصائب اور قربانیاں صرف کھوکھلیاں تھیں جن میں سے وہ

قادیان دارالامان

(۱)

کیا کہئے اپنا حال بہت زار ہم ہوئے
محصور ہو کے رہ گئے رنج و غموں میں ہی
اشیائے خورد و نوش کا ملنا محال ہے
اف کس قدر پناہ گزینوں کا ہے ہجوم
جو دیکھتے ہیں پھر نہ دکھائے خدا کبھی
یہ فتنہ و فساد مٹے امن ہو نصیب

اڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہم ہوئے
محروم ریل ڈاک خط و تار ہم ہوئے
ہر وقت کے فتن سے پر آزار ہم ہوئے
یہ بے کسی جو دیکھی دل افگار ہم ہوئے
اللہ ترے حضور نگونسار ہم ہوئے
آنے نہ پائے حزن مری جان کے قریب

(۲)

شکر خدا کہ دل ہے نہایت ہی مطمئن
بیٹھے ہیں کوئے یار میں دھونی رمائے ہم
جو عہد کر چکے ہیں اسے ہم نبھائیں گے
وعدہ کیا خدا نے کہ فتح مبین ہے
یہ باغ پر بہار رہے گا اخیر تک
ہے فرض استقامت و طاعت مطاع و عت
طفل و جواں ہیں اپنے فرائض پہ کاربند
بوڑھے دعائیں کرتے ہیں اس ذوالجلال سے

یاد خدا و خدمت خلقت ہے رات دن
الطاف کردگار پہ نظریں جمائے ہم
جو کچھ بھی ہو سہینگے نہ ہرگز کرائیں گے
پورا ضرور ہو کے رہے گا یقین ہے
آنے نہ پائے وسوسہ کوئی ضمیر تک
مظلوم بن کے رہنا بجرأت مقاومت
خدمات مخلصانہ میں اللہ کے پسند
اس شہر کی بلائیں الٰہی تو ٹال دے

ہے ذات پاک حافظ و ناصر تمام کی
اکمل ہیں مستجاب دعائیں امام کی

آل علی عفی عنہ

وہ اپنے دل میں ایمان رکھتا ہی نہیں۔ پس ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ تکالیف اور مصائب کو اسی نقطۂ نگاہ سے دیکھے۔ کہ یہ قرب الٰہی کے حصول کے لئے ایک ذریعہ ہیں۔ ہم کو تو صرف گالیاں دی جاتی ہیں۔ اور کچھ تھوڑی سی تکالیف دی گئی ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم کو تو گالیاں بھی دی گئیں۔ اور انہیں قتل بھی کیا گیا۔ اور جلا وطن بھی کیا گیا۔ حتیٰ کہ عورتوں تک کو شدید ابتلاؤں میں سے گذرنا پڑا۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک صاحبزادی کو ان کے خاوند نے اس وجہ سے انہیں میکے روانہ کر دیا۔ کہ مکہ والے ان کو تکالیف دیتے تھے۔ ان پر بزدل کفار نے حملہ کیا اور سواری سے گرا دیا۔ اس وقت وہ حاملہ تھیں۔ اسی صدمہ سے ان کا حمل ساقط ہو گیا۔ اور اسی تکلیف کی وجہ سے وہ آخر فوت ہو گئیں۔ پس خدا کی راہ میں تکلیف پانا عزت ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم عزت کے لئے ہی پیدا کئے گئے تھے۔ اگر یہ چیزیں عزت نہ ہوتیں۔ تو آپ کو ہرگز ان باتوں سے واسطہ نہ پڑتا۔ پس ہم کو اس بات سے خوش ہونا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ہم کو اس قابل سمجھا ہے۔ کہ ہم گالیاں کھائیں اور پتھر ہم پر برسیں۔ ہم کو تو نہیں چاہیئے کہ ایسے مواقع ہم اللہ تعالیٰ سے طلب کریں۔ لیکن اگر خود بخود ایسے مواقع پیش آ جائیں۔ تو گھبرانے کی بجائے خوش ہونا چاہیئے۔ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے تکالیف اٹھانا نعمت سمجھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرماتا ہے۔ ماں کو دیکھ لو۔ جب وہ بچے کو کہتی ہے۔ کہ مجھے پھینک دو۔ اگر بچہ آگے سے خاموش ہو رہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ مجھے یہ امر منظور ہے۔ تو ماں اس بچے کو گرانے کی بجائے چپٹا لیتی اور پیار کرتی ہے۔ پس ہم کو چاہیئے کہ عزت اور ذلت کا معیار وہی رکھیں جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے۔ نہ کہ اپنی طرف سے ایک چیز کو عزت اور دوسری کو ذلت سمجھ لیں کیونکہ ہو سکتا ہے۔ کہ جو شخص لوگوں کی ظاہر بین نظروں میں ذلیل ہو۔ وہی شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز ہو۔"

(خطبہ جمعہ الفضل مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۱۵ء)

حفاظت مرکز

جنگ کی اب چل رہی ہے منجنیق
کٹ رہا ہے مر رہا ہے ہر فریق
کر حفاظت مرکز اسلام کی
یا حفیظ یا عزیز۔ یا رفیق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثانی صحابیت احمدیت کی عظیم الشان اسلامی خدمات کا تذکرہ

اتحادی اقوام کی انجمن اور جماعت احمدیہ

(از جناب شیخ نور احمد صاحب منیر مجاہد احمدیت دمشق)

دمشق کا روزنامہ "المنار" نمبر ۱۱۹ کی اشاعت میں "العالم الاسلامی" کے عنوان سے ایک طرف مسجد فضل لندن و گنبدوں کے نقش و نگار اور دوسری طرف کھجور کے درختوں کی تصویر دیتے ہوئے رقمطراز ہے۔

"انگریزی مصنف مسٹر ہاورڈ رابرٹس نے ایک مقالہ "المسلمون فی الہند" ہندوستان کے مسلمان کے عنوان سے رقم فرمایا ہے، جس میں آپ تحریر کرتے ہیں۔

مجلس اتحادی اقوام اور احمدیت

اس اثناء میں جب کہ معقول تعداد میں تمام دنیا نمائندے پیرس۔ لندن اور نیویارک میں مسائل عالمیہ کے حل کرنے کے لئے جمع ہیں، مختلف مسلمانوں کی ایک جماعت لندن کی ایک عظیم عمارت واقعہ ساؤتھ فیلڈز میں جمع ہوئی ہے۔ ان صاحبان کا بھی حقیقی معتقد ابناء آدم کے ایک پلیٹ فارم پر متحد کرنا ہے۔ لندن کی اس مسجد میں جس کو جماعت احمدیہ نے تعمیر کیا ہے۔ آپ مسلمانان ٹرکی، عرب، ایران، شرقیہ ہندوستان اور یورپ کو جمع ہوتا پائیں گے اور وقتاً فوقتاً مسلمانان عالم جو لندن میں تشریف لاتے ہیں۔ ہم ان کے اعزاز و

الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"مُصَالِحُ الْعَرَبِ مسیر العرب"

۱۷ ستمبر ۱۹۰۵ء آج کے الہام مسیر العرب کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ عرب میں چلنا۔ شاید مقدر ہو۔ کہ ہم عرب میں جائیں۔ مدت ہوئی۔ کہ کوئی ۲۵-۲۶ سال کا عرصہ گذرا ہے۔ ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ کہ ایک شخص میرا نام لکھ رہا ہے۔ اور آدھا انگریزی میں لکھا ہے۔ انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے۔ لیکن بعض رویا نبی کے اپنے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں۔ اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعے سے پورے ہوتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیصر و کسریٰ کی کنجیاں ملی تھیں۔ تو وہ ممالک حضرت عمر کے زمانہ میں فتح ہوئے۔ (تذکرہ صفحہ ۵۱۷)

خمار لیٹ سے معلوم کر سکتے ہیں۔ اس مسجد کے گنبد کے نیچے چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ کی امامت میں جو اس مسجد کی بنیاد رکھے جانے کے وقت سے سابق امام ہیں۔ مومنین کی جماعت فریضہ نماز ادا کرتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور بڑے خضوع خشوع سے دعا کرتے ہیں۔ تاکہ دنیا میں سلامتی کا دور دورہ ہو۔ اور دنیا حقیقی خدا پر ایمان لائے۔ یہ لوگ فریضہ صلوٰۃ کی ادائیگی پر ہی اکتفا نہیں کرتے۔ بلکہ اس عظیم الشان مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے بڑی جد و جہد سے فرائض مفوضہ بھی سرانجام دیتے ہیں۔

تراجم قرآن مجید

موجودہ جنگ عالمگیری میں اس مسجد کا ہائی کمشنر سپین۔ پرتگال۔ جرمن۔ فرانس۔ اٹلی اور روس کے مسلمانان نے مشاہدہ کیا ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ تین سال کی مدت میں ان ممالک کی زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ کیا جا چکا ہے۔ تبلیغی کام بڑی سرگرمی اور برق تلالا سے جاری ہے۔ جو کہ مومنین کے دیئے ہوئے اموال سے کیا جا رہا ہے۔

مالی قربانی

اس کے علاوہ ایک خاص بات یہ ہے کہ بعض مخلصین اپنی آمدنی کا ۱/۳ حصہ اس غرض کے لئے ادا کرتے ہیں۔ اس لئے بہت سے لوگ اس امر کا یقین کرتے ہیں۔ کہ دنیا میں یہ جماعت نہایت ہی دولت مند ہے یہ خیال تو غلط ہے۔ مگر حقیقتاً یہ جماعت اخلاص عبادت اور قربانی میں بہت سبقت رکھتی ہے۔

بہت نیک وہی ہے جو بہت دعا کرتا ہے

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

فرمایا۔ "حذا" کا حکم ہے۔ کہ نازدہ ہے۔ جس میں تضرع۔ اور حضور قلب ہو۔ ایسے ہی لوگوں کے گناہ دور ہوتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔ ان الحسنات یذھبن السیئات یعنی نیکیاں بدیاں کو دور کرتی ہیں۔ یہاں حسنات کے معنی نماز کے ہیں۔ اور حضور اور تضرع اپنی زبان میں مانگنے سے حاصل ہوتا ہے۔ پس کبھی کبھی ضرور اپنی زبان میں دعا کیا کرو۔ اور بہترین دعا فاتحہ ہے۔ کیونکہ وہ جامع دعا ہے۔ جب زمیندار کو زمینداری کا ڈھب آ جائیگا۔ تو وہ زمینداری کے صراط مستقیم پر پہنچ جائے گا اور کامیاب ہو جائیگا۔ اسی طرح تم حذا کے صراط مستقیم تلاش کرو۔ اور دعا کرو۔ کہ یا الٰہی میں ایک تیرا گنہگار بندہ ہوں۔ اور افتادہ ہوں۔ میری رہنمائی کر۔ اور اعلیٰ سب حاجتیں بغیر شرم کے حذا سے مانگو۔ کہ اصل معطی وہی ہے۔ بہت نیک وہی ہے جو بہت دعا کرتا ہے۔ کیونکہ اگر کسی سخیل کے دروازہ پر سوالی ہر روز جا کر سوال کرے گا۔ تو آخر ایک دن اس کو بھی شرم آ جائیگی۔ پھر حذا تعالیٰ سے مانگنے والا جو بے مثل کریم ہے۔ کیوں نہ پائے۔ پس مانگنے والا کبھی نہ کبھی ضرور پا لیتا ہے۔

(الحکم ۱۰-۱۷ نومبر ۱۹۰۴ء)

گریہ و بکاء کا پانی گناہوں کو دھو دیتا ہے

فرمایا۔ گناہ کی معافی کے ساتھ پانی کا تعلق ہر قوم نے رکھا ہے۔ عیسائی بھی پانی سے بپتسمہ دیتے ہیں۔ اور دوسری بعض قومیں بھی کسی نہ کسی پانی کے ذریعہ اپنے گناہوں کی معافی چاہتی ہیں۔ اسلام نے ایک پانی گناہوں کی معافی کے لئے رکھا ہے۔ جو دوسری قوموں کو نصیب نہیں ہے۔ وہ گریہ و بکاء کا پانی ہے دوسرے پانی اور غیر حقیقی پانی ہیں۔ لیکن یہ پانی دل کے چشمہ سے پھوٹتا ہے۔ اور گناہوں کی تیرگی اور تاریکی کو لے جاتا ہے۔ اور یہی حقیقی پانی ہے۔ جس سے گناہ دھوئے جاتے ہیں۔

(الحکم ۱۰-۱۷ نومبر ۱۹۰۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشرقی پنجاب میں قیام امن کیلئے ایک کمانڈر مقرر کر دیا گیا

نئی دہلی ۱۲ ستمبر ہندو مستھانی کابینہ کی ایک کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ مشرقی پنجاب میں پناہ گزینوں کے نکاس اور امن قائم کرنے کے کام سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ایک کمانڈر مقرر کیا جائے۔ نئے انتظام کے ماتحت نکاس کا کام تیز تر کرنے کے لئے فوج کی زیادہ سے زیادہ تعداد مہیا کی جاوے گی۔

دہلی سے مہاجرین کی دو ٹرینوں کی روانگی

نئی دہلی ۱۲ ستمبر۔ شہر کے جو مسلم باشندے یہاں سے باہر جانے کے خواہاں ہیں، حکومت ہند انکی نقل مکانی کا بندوبست کر رہی ہے۔ کل ذیل یہاں سے مسلم مہاجرین کی دو ریل گاڑیاں لاہور روانہ کی گئی ہیں۔ ان گاڑیوں میں زیادہ تر عیسائی ہیں۔ اگلے دو تین دن میں مسلم مہاجرین کو لاہور بھیجنے کے لئے مزید ریل گاڑیاں چلائی جا رہی ہیں۔

پناہ گزینوں کی عملی امداد

کراچی ۱۱ ستمبر۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ آج کل یہاں سے روزانہ تین ساڑھے تین سو من اشیائے خوراک بذریعہ طیارہ دہلی پہنچائی جا رہی ہیں۔ اور اسطرح وہاں گھر سے ہوئے بھوکوں مرتے مسلم پناہ گزینوں کی امداد کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ جو طیارے یہاں سے غیر مسلم پناہ گزینوں کو دہلی لے جا رہے ہیں۔ وہ واپسی میں وہاں سے مسلم پناہ گزینوں کو یہاں لا رہے ہیں۔ یہاں سے بہت سے ہندو اور سکھ ہر روز ٹرین بحری جہازوں اور طیاروں کے ذریعہ ہندوستان کے مختلف حصوں کو جا رہے ہیں۔ اور اسی طرح ان ہی ذرائع سے متعدد مسلم پناہ گزین اور مسلم سرکاری ملازم پاکستان آ رہے ہیں۔

حکومت البانیہ کے خلاف امریکی امداد

بلغراد ۱۲ ستمبر۔ البانیہ کے صدر مقام طیرانہ میں حکومت کے آن مخالف لیڈروں کیخلاف مقدمہ چل رہا ہے جو خفیہ تحریک کی رہنمائی کرتے رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ انکے خلاف یہ الزام ہے کہ امریکی سفارتخانہ و اتحاد البانیہ کے حکام نے انہیں امداد دینے کا وعدہ کیا ہوا ہے بشرطیکہ وہ حکومت البانیہ کو الٹنے کی کوشش کریں۔

اقوام متحدہ کے آئندہ اجلاس میں شرکت کیلئے پاکستانی وفد

جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب قائد وفد اور مندوب اعلیٰ ہونگے

کراچی ۱۲ ستمبر دولت عالیہ پاکستان کے محکمہ خارجہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ سر محمد ظفر اللہ خاں نیویارک میں اقوام متحدہ کے آئندہ اجلاس میں شامل ہونے والے پاکستانی وفد کے اعلیٰ مندوب اور قائد ہوں گے۔ وفد کے ارکان حسب ذیل ہوں گے۔

سر محمد ظفر اللہ خاں مندوب اعلیٰ اور قائد وفد۔ مسٹر ابوالحسن اصفہانی سفیر پاکستان برائے امریکہ۔ پیرزادہ عبدالستار بار ایٹ لاء وزیر مال حکومت سندھ اور مسٹر لیاقت علی آف حیدرآباد۔

دیگر مندوبین کے ناموں کا اعلان بعد میں ہوگا۔ محکمہ تجارت کے مسٹر ایوب خاں آئی سی ایس مشاورتی سکرٹری کی حیثیت میں وفد کے ہمراہ جائیں گے۔ یہ وفد آج طیارہ میں کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔

پاکستانی ہائی کمشنر متعین ہند کی گاندھی جی سے ملاقات

نئی دہلی ۱۱ ستمبر پاکستان کے ہائی کمشنر متعین ہندوستان مسٹر اختین نے آج گاندھی جی سے ملاقات کی۔ جس کے بعد آپ نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ جن کا گاندھی جی سے دہلی کی صورت حالات اور پناہ گزینوں کے متعلق بات چیت کی ہے۔ گاندھی جی کی تجویز یہ ہے کہ پناہ گزینوں کو ترغیب دی جائے۔ کہ وہ اپنے گھروں کو واپس آ جائیں۔

راجا غضنفر علی کی واپسی

لاہور ۱۱ ستمبر حکومت پاکستان کے وزیر خوراک راجا غضنفر علی خاں مغربی پنجاب کے اضلاع میں ۸ روز تک امن کی مہم کے سلسلے میں سرگرم دورہ کرنے کے بعد آج لاہور واپس پہنچ گئے۔ آپ نے اضلاع گجرات۔ جہلم۔ جھنگ۔ لائل پور اور سرگودہا کا مسلسل دورہ کیا۔ اور متعدد مقامات پر عام جلسوں میں تقریریں کیں۔

مصر انگریزوں کے خلاف شدید ناراضگی میں

لیک سکس ۱۱ ستمبر۔ اتحادی انجمن میں مصر و برطانیہ کے مسئلہ پر تعطل پیدا ہو گیا اور انجمن نے یہ سفارش کی کہ دونوں ملک پھر سے گفت و شنید کریں۔ اس پر چین کی طرف سے ایک فارمولا پیش ہوا۔ جس پر تنقید کرتے ہوئے مصری نمائندہ فقراشی پاشا نے کہا کہ جبتک انگریزی فوجیں مصر میں رہیں گی کوئی بات چیت کامیاب نہ ہو سکے گی۔

قصور میں ہیضے کی تباہ کاریاں

لاہور ۱۱ ستمبر۔ قصور سے سینیٹری کیمپ کے سکرٹری نے اطلاع دی ہے کہ وہاں ہیضے کی وبا نے شدت اختیار کر لی ہے۔ کل ۱۹۵ قصور ہیضہ کا شکار ہوئے اور آج ۱۲۵ اشخاص اس موذی مرض سے وفات پا گئے

اٹلی سے اتحادی فوجوں کا انخلاء

روم ۱۲ ستمبر۔ بحیرہ روم کے حلقہ کے اعلیٰ اتحادی کمانڈر نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ اٹلی کے معاہدہ امن کی شرائط کے مطابق اٹلی سے برطانوی اور امریکن فوجوں کا انخلاء آج صبح سے شروع ہو گیا ہے۔ مارگن لائن یوگوسلاویہ اور اٹلی کی سرحد سے اتحادی فوجوں کا انخلاء پیر سے شروع ہو جائے گا۔ اسی دن برطانوی اور امریکن دستے ٹرسٹی کے جنوب میں پولا کے علاقہ کو خالی کر دیں گے جو اب یوگوسلاویہ کی تحویل میں دے دیا گیا ہے۔

پاکستان کی نئی ٹکٹیں

کراچی ۱۲ ستمبر۔ پاکستان کی وزارت اطلاعات نے اعلان کیا ہے کہ یکم اکتوبر ۱۹۴۷ء سے ٹکٹیں اور ڈاکخانے کے دوسرے تمام فارم بکنے کے لئے بازار میں آ جائیں گے۔ جن پر پاکستان کا لفظ چھپا ہوا ہوگا۔ یکم اکتوبر ۱۹۴۷ء کے بعد اگر کسی شے یا لفافہ پر ایسی ٹکٹیں نہ ہوئیں۔ جن پر "پاکستان" کا لفظ چھپا ہوا نہ ہو۔ تو اسے بیرنگ تصور کیا جائے گا۔

مدراس میں مسٹر گاندھی کے جنم دن پر عام تعطیل

مدراس ۱۲ ستمبر۔ حکومت مدراس نے ۲ اکتوبر کو مسٹر گاندھی کے جنم دن پر عام تعطیل کا اعلان کیا ہے۔

Digitzed by Khilafat Library Rabwah